احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 10- مارچ 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 10- مارچ 1999ء - 21 ذی قعدہ 1419 ہجری - 10 امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 55

شفیع الوریٰ

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔
ہر نبی کو ایک خاص دعا کا حق دیا گیا ہے جو اس نے کی اور قبول کر لی گئی۔ مگر میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے لئے بطور شفاعت رکھ چھوڑا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب ادعونی استجب لکم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

شفاعت کا مسئلہ کوئی بناوٹی اور مصنوعی مسئلہ نہیں ہے بلکہ خدا کے مقرر کردہ انتظام میں اندر سے اس کی نظیریں موجود ہیں۔ اور قانون قدرت میں اس کی شہادتیں صریح طور پر ملتی ہیں۔ اب شفاعت کی فلاسفی یوں سمجھنی چاہئے کہ شفع لغت میں جفت کو کہتے ہیں۔ پس شفاعت کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ضروری امر جو شفیع کی صفات میں سے ہوتا ہے یہ ہے کہ اس کو دو طرفہ اتحاد حاصل ہو۔ یعنی ایک طرف اس کے نفس کو خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو ایسا کہ گویا وہ کمال اتحاد کے سبب حضرت احدیت کے لئے بطور جفت اور پیوند کے ہو اور دوسری طرف اس کو مخلوق سے بھی شدید تعلق ہو۔ گویا وہ ان کے اعضاء کی ایک جزو ہو۔ پس شفاعت کا امر مترتب ہونے کے لئے درحقیقت یہی دو جز ہیں جن پر ترتب اثر موقوف ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول ص 175-176)

نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 13-14)

تقریب سنگ بنیاد عمارت مرکز عطیہ خون ربوہ

ربوہ: 8- مارچ 1999ء۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام قائم شدہ مرکز عطیہ خون کے لئے مستقل عمارت کا سنگ بنیاد آج یہاں شام 5 بجے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے رکھا۔ یہ مرکز اگرچہ عرصہ قریباً ساڑھے چار سال سے کام کر رہا تھا مگر ابھی تک اسے اپنی الگ عمارت میسر نہ تھی پہلے یہ بیت المہدی سے ملحقہ کمرے میں اور آج کل فضل عمر ہسپتال کے سامنے واقع ہے۔
تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور انچارج مرکز عطیہ خون نے رپورٹ پیش کی اور خدمت خلق کے اس اہم کام کی تاریخ بتائی اور ماضی میں اس سنٹر کے تحت ہونے والی خدمات کی تفاصیل پیش کیں۔ جس کے مطابق گزشتہ ساڑھے چار سال میں 2000 ضرورت

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کر سکتا

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کو اذن ہو گا تب آپ سفارش کریں گے پھر کیسا نادان ہے وہ شخص جو سمجھتا ہے کہ فلاں میری سفارش کر دے گا۔ پھر ایک اور بات رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مانا شفاعت بلا اجازت نہیں ہو سکتی لیکن بادشاہ کے جس طرح درباری ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ بادشاہ تک رسائی حاصل کر کے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بھی درباری ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان احمقوں کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ دنیا کے بادشاہ کیوں درباری رکھتے ہیں۔ وہ تو اس لئے رکھتے ہیں کہ انہیں ان سے حالات معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بادشاہ نہیں جانتا کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو تمہاری اگلی پچھلی ساری باتیں جانتا ہے پھر اس کو درباری رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ یعلم ما بین ایدیھم و ما خلفھم کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے جو آگے ہونا چاہئے اور اسے بھی جانتا ہے جو لوگ پیچھے کر چکے ہیں۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کاموں کو بھی جانتا ہے جو انہیں کرنے چاہئے تھے لیکن انہوں نے ترک کر دیئے۔ پھر اسے کیا ضرورت ہے کہ درباری رکھے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 581-582)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تمہارا آقا ایسا ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے۔ ایسی صورت میں تم اس کے مقابلہ میں کسی اور کو اپنا آقا کس طرح بنا سکتے ہو۔ پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی عبادت تو نہیں کرتے ہاں دوسروں کو نیازیں دیتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور ہماری شفاعت کریں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) ہمارے حکم کے بغیر تو کوئی شفاعت ہی نہیں کر سکتا۔ پس تمہاری یہ امید بھی غلط ہے (۔)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر17

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

روح کی نجات پر خوشی

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ
ایک یہودی کا لڑکا آنحضرت ﷺ کی خدمت کرتا تھا وہ بچہ بیمار ہو گیا تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی۔
اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس کے والد نے کہا ابو القاسم (رسول کریم ﷺ کی کنیت تھی) کی اطاعت کرو چنانچہ اس لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ جب وہاں سے نکلے تو بہت خوش تھے اور فرما رہے تھے الحمد للہ کہ خدا نے اس لڑکے کو آگ سے نجات بخشی۔
(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی)

سچائی کا بلند معیار

حضرت عبد اللہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ ایک دن حضورؐ ہمارے ہاں گھر میں بیٹھے تھے (میں حضورؐ کے پاس تھا) کہ میری ماں نے مجھے بلایا اور کہا یہاں آؤ تو میں تمہیں ایک چیز دوں گی۔ اس پر حضورؐ نے میری والدہ کو پوچھا کہ تمہارا کیا خیال تھا کہ تم اس کو کیا دو گی۔ کہنے لگیں میرا ارادہ اس کو کھجور دینے کا تھا اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو تمہارے نام ایک جھوٹ لکھا جاتا۔
(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الکذب)

جانوروں پر رحم کرو

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جانور کے چہرے پر مارنے یا داغ لگانے سے منع فرمایا۔ ایک دفعہ آپ کو رستے میں ایک گدھا نظر آیا جس کا چہرہ داغا گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا جس نے کسی جانور کے چہرے کو داغا یا اس کے منہ پر مارا اس کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔
(مسلم کتاب اللباس باب النہی عن ضرب الحیوان)

ایک سفر کے دوران ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو حضور ﷺ نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔
(مسلم کتاب البر والصلہ باب النہی عن لعن الدوّاب)

منافق کے لئے رحمت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی سلول فوت ہوا تو اس کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ کے کفن کے لئے حضورؐ اپنی قمیص عنایت فرما دیں اس پر حضورؐ نے اپنی قمیص ان کو عنایت کر دی۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے باپ کا جنازہ بھی پڑھا دیں۔ حضورؐ نے ان کی یہ درخواست بھی مان لی۔ جنازہ کے لئے باہر تشریف لائے اور جب جنازہ پڑھانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ برداشت نہ ہوا کہ آپؐ ایسے منافق کا جنازہ پڑھائیں آگے بڑھے اور حضورؐ کے کپڑوں کو پکڑ لیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ اس منافق کا جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقوں کے لئے دعا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا (کہ عمر تم جس آیت کی طرف اشارہ کر رہے ہو اس میں مجھے منع تو نہیں فرمایا) مجھے تو اللہ نے اختیار دیا ہے میرے مولیٰ نے تو کہا ہے کہ اگر میں اس کے حضور ستر بار بھی ان منافقوں کے لئے استغفار کروں تو بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا لیکن اس نے یہ تو نہیں فرمایا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ ان کے لئے استغفار کروں تو بھی انہیں نہیں بخشے گا اس لئے میں اپنے مولیٰ کے حضور اس کے لئے ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا اس پر حضرت عمرؓ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ منافق تھا لیکن آپؐ نے کوئی جواب نہ دیا اور عبد اللہ بن ابی کا جنازہ پڑھانے لگے۔ جب حضور نماز پڑھا چکے تب یہ آیت نازل ہوئی ولا تصلّ علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ (سورہ توبہ ع۱۱) کہ اے محمد (ﷺ) اب جبکہ دنیا منافقوں کے حق میں بھی تیری عدیم المثال رحمت کا نظارہ دیکھ چکی ہم تجھے کہتے ہیں کہ اگرچہ تیرا دل یہی چاہتا ہے کہ تو ان منافقوں پر بھی اپنی رحمت کی بارش کرتا رہ لیکن ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ آئندہ ان میں سے اگر کوئی مرجائے تو تو کبھی ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھائے گا اور ان کی قبروں پر جا کر بھی ان کی بخشش کے لئے کبھی دعا نہیں مانگے گا۔
(بخاری کتاب التفسیر باب استغفر لھم)

نئی دنیا

قیام لندن کے دوران کہی گئی ایک نظم

مرے محبوب آقا نے نئی دنیا بسائی ہے
درِ یارِ ازل پہ اس نے اک دھونی رمائی ہے
کیا گھر بار کو قربان بہرِ حق، وطن چھوڑا
حقیقی عشق کی دنیا کو اس نے رہ دکھائی ہے
دیارِ غرب کے دانشوروں کو دین کی دعوت
یہ جرأت اس زمانے میں بھلا کس نے دکھائی ہے؟
وہی دیوانۂ ارضِ حرم ابنِ جری اللہ
اسی کے حصے میں یہ جرأت و توقیر آئی ہے
وہ اِک شمع فروزاں اَن گنت پروانے ہیں جس کے
اسی پر جان دے کر اک نئی جاں سب نے پائی ہے
خیالِ اسود و احمر نہیں اس کی محبت میں
اسے خیر البشر کی سیرتِ اقدس لبھائی ہے
دلائل اور عمل سے شاہِ بطحا کی فضیلت کی
زمانے بھر کی قوموں کو نوید اس نے سنائی ہے
سخاوت اور تالیفِ قلوبِ دوستاں دیکھو
متاعِ بے بہا اس راہ میں اس نے لٹائی ہے
دکھی انسانیت کی خدمتِ بے لوث کی خاطر
طریقِ ہومیو سے رام کی اس نے خدائی ہے
خدا کی معرفت سے بے خبر لوگوں کے سینوں میں
عجب انداز سے شمعِ ہدیٰ اس نے جلائی ہے
خدا نے اس کے ہاتھوں ایم ٹی اے کے شیشۂ دل میں
اتارا مشرق و مغرب یہ کیا قدرت نمائی ہے
خدا کا شکر ہے شبیر بھی اس در پہ آ پہنچا
جہاں اے دوستو پہنچی ہوئی ساری خدائی ہے

چوہدری شبیر احمد

آفاقی و عالمی مواصلاتی نظام کے ذریعہ

کتاب اللہ کے اردو ترجمہ کی مبارک تکمیل

دنیائے مذاہب کا تاریخ ساز واقعہ

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

رب عرش عظیم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قرآن مجید کے اردو ترجمہ اور پُر معارف تفسیر کے بیان کا ایم۔ٹی۔اے پر روح پرور سلسلہ جو 15۔جولائی 1994ء کو جاری فرمایا تھا۔ 24۔فروری 1999ء کو پایہ تکمیل پہنچا۔

ہے آج ختم قرآں نکلے ہیں دل کے ارماں
تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قرباں
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احساں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پہلا ترجمہ

یہ حیرت انگیز بات ہے کہ جدید ریسرچ کے مطابق فرقان حمید کی اولین سورۃ۔ سورۃ الفاتحہ۔ کا پہلا ترجمہ فارسی میں ہوا جو حضرت سلمان فارسی نے آنحضرت ﷺ کی اجازت سے اپنے ہم وطن نومسلموں کے لئے کیا (المبسوط للسرخسی کتاب الصلوٰۃ بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 1/16 زیر لفظ "قرآن" صفحہ 612-613 ناشر دانش گاہ پنجاب لاہور۔ طبع اول 1398ھ/1978ء)

اس ضمن میں دوسری عجیب بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال قبل یہ خبر دی کہ۔

"لو کان العلم معلقا بالثریا لناله قوم من ابناء فارس"

(جامع الصغیر للسیوطی جلد 2 ص 373)

اگر کسی زمانہ میں علم (قرآن) ثریا سے بھی اوپر چلا گیا تو ابناء فارس سے ایک قوم اس کو پھر (ثریا سے) واپس لے آئے گی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی مشہور تالیف "برکات الدعا" مطبوعہ رمضان المبارک 1310ھ/ مارچ۔ اپریل 1893ء) میں یہ پُرشوکت اعلان فرمایا۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لا سکتا اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں"

تفسیر کے معیار

حضرت اقدس نے اسی کتاب میں قرآن عظیم کے اردو ترجمہ اور تفسیر کے سات معیار و اصول بھی بیان فرمائے جو حضور ہی کے بابرکت الفاظ میں درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

سب سے اول معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اسی میں موجود نہ ہوں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنے کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنوں کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ وہ معنی بالکل باطل ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بینہ کا اس کا مصدق ہو۔

دوسرا معیار رسول اللہ ﷺ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے۔ تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

تیسرا معیار صحابہ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے (۔) قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں اور وہ ان کو شناخت کر لیتا ہے اور سونگھ لیتا ہے اور اس کا دل بول اٹھتا ہے کہ ہاں یہی راہ سچی ہے اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو اور اس تنگ راہ سے گزرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر قرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ (۔) جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔

پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں ہاں موجب زیادت بصیرت بے شک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جسمانی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کے دونوں سلسلوں میں بکلی تطابق ہے۔

ساتواں معیار وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں۔ اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے کیونکہ صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے اور بغیر نبوت اور تجدید احکام کے وہ سب باتیں اس کو دی جاتی ہیں جو نبی کو دی جاتی ہیں اور اس پر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس پر وہ سب امور بطور انعام و اکرام کے وارد ہو جاتے ہیں جو نبی متبوع پر وارد ہوتے ہیں۔

سو... **خواص عجیبہ نبوت کے لئے بطور آیات باقیہ کے ہوتے ہیں تا یہ دقیق مسئلہ نزول وحی کا کسی زمانہ میں بے ثبوت ہو کر صرف بطور قصہ کے نہ ہو جائے اور یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے بے وارث ہی گزر گئے** اور اب ان کی نسبت کچھ رائے ظاہر کرنا بجز قصہ خوانی کے اور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت ان کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس صدی میں یہ عاجز ہے۔"

(صفحہ 17 تا 24)

جاری سلسلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنے انقلاب انگیز اردو، عربی فارسی لٹریچر میں قرآن مجید کی بہت سی آیات کے ترجمہ اور تفسیر پر نہایت بصیرت افروز رنگ میں روشنی ڈالی ہے جو آفسٹ کی نفیس اور دلکش طباعت کے ساتھ سات جلدوں میں شائع ہو چکی ہے اور کلام اللہ کے عشاق کے لئے معرفت کا بحر ناپیدا کنار کی حیثیت رکھتی ہے جو قیامت تک تشنگان علم قرآن کی سیرابی کا موجب بنتی رہے گی۔

قرآن کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

حضرت مسیح موعود کے بعد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت مصلح موعود نے مندرجہ بالا سات اصولوں کی روشنی میں قرآنی حقائق و معارف کے دریا بہا دیئے جس کا اعتراف برصغیر کی عظیم مسلم شخصیات نے بھی کیا مثلاً مولانا عبدالماجد دریا بادی نے حضرت مصلح موعود کے وصال پر لکھا۔

"قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح، تبیین اور ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔"

(صدق جدید 18 نومبر 1965ء)

حضور نے جناب الٰہی میں یہ عاجزانہ التجائیں اور دردمندانہ اور متضرعانہ دعائیں بھی کیں کہ آپ کی مبارک اولاد کے ذریعہ بھی انوار قرآنی کی تجلیات ہمیشہ جاری رہیں چنانچہ الفضل 7۔جولائی 1931ء صفحہ 1-2 پر آپ کے قلم سے جو منظوم آمین شائع ہوئی اس میں آپ نے اللہ جلشانہ عزوجل کے حضور عرض کیا۔

ہوں بحر معرفت کے یہ شناور
سمائے علم کے ہوں مہر انور
ثریا سے یہ پھر ایمان لائیں
یہ پھر واپس ترا قرآن لائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زبان مبارک سے ایم ٹی اے پر ترجمہ و تفسیر قرآن کی بابرکت تکمیل حضرت مصلح موعود کی اس دعا کی

قبولیت کا تازہ اور عالمگیر نشان ہے۔

حضور انور نے اپنے وجد آفریں اور حقیقت افروز انداز خطابت میں نہ صرف حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ سات اصولوں کی رو سے کلام اللہ کے ترجمہ اور تفسیر کی بے شمار راہیں اہل عالم کے لئے کھول دی ہیں بلکہ ان مخصوص نظریات کو بھی عہد حاضر کے سائنسی اکتشافات و انقلابات کے آئینہ میں حسابی صداقت کی طرح قطعی و یقینی ثابت کر دکھلایا ہے جو حضرت مسیح موعود نے ایک صدی پیشتر قرآن مجید سے متعلق پیش فرمائے۔

عظمتِ قرآن

مثلاً حضرت مسیح موعود نے سورۃ واقعہ کی آیات 76 تا 81 کے ترجمہ و تفسیر کے ضمن میں قرآن کریم کی جلالت مرتبت و عظمت شان کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"میں قسم کھاتا ہوں مطالع اور مناظر نجوم کی اور یہ قسم ایک بڑی قسم ہے۔ اگر تمہیں حقیقت پر اطلاع ہو کہ یہ قرآن ایک بزرگ اور عظیم الشان کتاب ہے اور اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک باطن ہیں اور اس قسم کی مناسبت اس مقام میں یہ ہے کہ قرآن کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ کریم ہے یعنی روحانی بزرگیوں پر مشتمل ہے اور بباعث نہایت بلند اور رفیع دقائق حقائق کے بعض کوتاہ بینوں کی نظروں میں اسی وجہ سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے جس وجہ سے ستارے چھوٹے اور نقطوں سے معلوم ہوتے ہیں۔

اور یہ بات نہیں کہ درحقیقت وہ نقطوں کی مانند ہیں بلکہ چونکہ مقام ان کا نہایت اعلیٰ وارفع ہے اس لئے جو نظریں قاصر ہیں ان کی اصلی ضخامت کو معلوم نہیں کرسکتیں۔"

(جنگ مقدس روحانی خزائن جلد 6 ص 87)

غیر محدود معارف

اسی طرح حضور نے قرآن مجید کے غیر محدود اور اعجازی معارف و حقائق پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

جاننا چاہئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے...

اے بندگان خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہریک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ 305 تا 311 مطبوعہ ذی الحجہ 1308ھ مطابق جولائی 1891ء روحانی خزائن جلد 3 ص 255 تا 258)

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

ایم ٹی اے کی مرکزی قیادت جماعت احمدیہ عالمگیر کے بے حد شکریہ کی مستحق ہے جن کی والہانہ اور شب و روز مساعی کے نتیجہ میں اقوام عالم کو اپنی زبانوں میں خلیفہ وقت کی زبان فیض ترجمان سے قریباً ساڑھے چار سال تک قرآنی حقائق سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یقیناً دنیائے مذاہب کا یہ اپنی نوعیت کا ایک بے مثال اور تاریخ ساز واقعہ ہے جس کی روح پرور یادیں چاند ستاروں کی طرح ہمیشہ آسمان روحانیت پر جگمگاتی رہیں گی۔

آپ کے خون سے ایک قیمتی جان بچ سکتی ہے۔
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق)

تبرکات

تقویٰ تمام اعمال کی روح ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا خطبہ جمعہ

(فرمودہ 29۔ اگست 1913ء بمقام قادیان)

حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبہ جمعہ سورۃ زمر کے رکوع 2 پر پڑھا۔ فرمایا۔ دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں کرتے۔ نہ اس کے ساتھ تعلق۔ نہ اس کا ادب نہ اس کا رعب نہ اس سے محبت و پیار۔ غرض کچھ بھی نہیں۔ صریحاً اللہ تعالیٰ کے احکام کے منکر ہوتے ہیں۔ اعتقادی طور پر نہ ہوں تو عملی طور پر۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو منکر تو نہیں ہوتے مگر ان کے اعمال کی بنیاد خدا کے تقویٰ پر نہیں ہوتی وہ دین کا اتباع کرتے ہیں مگر نہیں کرتے۔ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہیں پڑھتے۔ روزے رکھتے ہیں مگر نہیں رکھتے۔ حج کرتے ہیں مگر نہیں کرتے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں مگر نہیں دیتے۔ ان کے افعال عادتاً ہوتے ہیں۔ مثلاً ہزاروں (لوگ) ہیں جو کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتے ہیں اور بعد میں الحمد للہ کہتے ہیں۔ مگر جس وقت وہ الحمد للہ کہتے ہیں۔ کیا حقیقت میں ان کا دل جوش محبت الٰہی میں بھرا ہوا ہوتا ہے۔ کیا ان کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کھانا خدا کا فضل ہے اگر اس کی عنایت شامل حال نہ ہوتی تو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ اس قسم کا کھانا تیار ہوگا۔ لقمہ توڑ کر منہ میں ڈال لینا تو آسان ہے مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ لقمہ کتنی محنتوں مصیبتوں اور کتنے آدمیوں کے عمل کے بعد اس صورت میں آیا۔ اسی طرح آپس میں السلام علیکم کہتے ہیں۔ مگر کیا سارے اس کی حقیقت سے واقف ہیں اور ان کے دل میں وہی جذبہ اور وہی شوق ہوتا ہے جس کے جتلانے کے لئے رسول کریم ﷺ نے یہ فقرہ جاری کیا تھا۔ اور کیا دوسرے بھائی کی نسبت یہ بھی خواہش موجزن ہوتی ہے کہ خدا اسے ہر شر سے بچائے ہر قسم کی فتنہ پردازی کو دور کرے۔ وہ خدا جس کا نام سلام ہے اسے محفوظ رکھے۔ غرض ایسے بندے ہوتے ہیں جو اس لئے کام کرتے ہیں۔ روزہ رکھیں گے پیاسے اور بھوکے رہیں گے۔ نہایت پوشیدہ تعلقات کو ترک کردیں گے مگر جو حقیقت روزوں کی علت غائی ہے اس کے حصول کی خواہش تک نہ کریں گے۔

تیسرا گروہ وُہ ہے جو خدا کے خوف و خشیت کے ماتحت اپنے تمام اعمال کرتا ہے یہ لوگ نماز اس لئے نہیں پڑھتے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ نماز نہیں پڑھتے۔ اپنا جبین نیاز خدا کی درگاہ میں اس لئے نہیں رکھتے کہ لوگ انہیں بزرگ سمجھیں۔ بھوکے اس لئے نہیں رہتے کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو روزے رکھتے پایا۔ زکوٰۃ اس لئے نہیں دیتے کہ لوگ انہیں کہیں کہ یہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ حج اس لئے نہیں جاتے ہیں کہ لوگ انہیں حاجی کہیں۔ بلکہ ان کے تمام افعال اس ہستی کے خوش کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ جو آسمان پر بڑے جلال کے ساتھ قائم ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی عبادتیں قبول ہوں گی۔

خداوند تعالیٰ اپنے بندوں کو فرماتا ہے کہ تم نے تو دعویٰ کیا ہے کہ ہم ایمان لائے۔ لیکن تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم دائم تقویٰ پر قائم نہ رہو اور اپنے رب کی خشیت تمہارے دلوں میں نہ ہو۔ رسمی نمازیں تو یہودی بھی پڑھتے ہیں۔ رسمی روزے تو ہندو بھی رکھتے ہیں بلکہ ہندو تو آٹھ رکھتے ہیں اور تین تین دن تک نہیں کھاتے۔ مگر کیا وہ ان روزوں کے بڑے انجام پائیں گے۔ نہیں۔ کیونکہ انہوں نے یہ کام تقویٰ و فرمانبرداری کو مدنظر رکھ کر نہیں کیا بلکہ عادتاً یا رسماً ایسا کیا۔ پس تم غور کرو کہ اگر مہینے تک تم نے تکلیف بھی اٹھائی اور کچھ فائدہ بھی نہ اٹھایا یعنی اپنے اندر کچھ تبدیلی نہ کی۔ تو (نقصان دنیا اور آخرت) کے سوا اور کیا ہے۔ یہ رمضان کا مہینہ بڑے انعامات کا بڑے خوف کا مہینہ ہے۔ پس تم رمضان سے پہلے پہلے فیصلہ کرکے اپنے نفسوں میں تبدیلی کرو اور اتقوا ربکم کے ارشاد کی تعمیل کرو۔ یہ جمعہ آخری جمعہ ہے۔ جمعے کا روز بڑی برکات کا روز ہوتا ہے۔ پھر یہ گھڑی بڑی بابرکت ہے جس میں خطیب خطبہ پڑھتا ہے۔ پس تم اس مبارک گھڑی میں عہد کرلو کہ ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے سب عمل خدا کے لئے ہوں گے نہ کہ رسم و عادت کے طور پر۔ کون جانتا ہے کہ مجھے اگلا مہینہ ملے گا یا نہیں۔ شاید یہ دن آخری دن۔ یہ مہینہ آخری مہینہ یہ سال آخری سال ہو۔ زندگیوں کا کوئی اعتبار نہیں اس بابرکت گھڑی سے فائدہ اٹھاؤ۔ خدا تعالیٰ رسم سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اس چیز سے خوش ہوتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ قربانی کرو۔ کیونکہ خدا کے حضور قربانی کے سوا نہیں پہنچ سکتے۔ تقویٰ کرو کیونکہ تقویٰ تمام عملوں کی روح ہے۔ تقویٰ کے معنے ہیں 'اپنی خواہشوں کو خدا کے حضور قربان کردینا۔ حضرت صاحب رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد سنایا کرتے تھے کہ ابوبکرؓ کو جو تم پر فضیلت ہے نماز اور روزے سے نہیں۔ بلکہ اس شے کی وجہ سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔

ایک دفعہ ایک مسئلہ پیش ہوا۔ میں اس کا فیصلہ اس طرح کرنا چاہتا تھا جس طرح خلیفۃ المسیح کا منشاء تھا۔ مگر ایک دوست مجھے بار بار کہتا تھا کہ میاں صاحب تقویٰ کرو۔ تقویٰ کرو۔ آخر یہ بات خلیفۃ المسیح تک پہنچی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی عمر کا اپنی عمروں سے مقابلہ کرو۔ جب یہ ہمارے منشاء کو سمجھتا ہے تو آپ لوگوں کو جو بڑی عمر کے

باقی صفحہ 7 پر

قسط دوم آخر

مولانا محمد صدیق صاحب ایم اے۔ سابق انچارج خلافت لائبریری

سرزمینِ ربوہ - چند یادیں

آب و ہوا

پانی کی قلت کے متعلق تو اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ ابتداء میں بہت دقتیں تھیں۔ ہوا کا بھی یہی حال تھا۔ کہ گرمیوں میں شدید آندھیاں چلتی تھیں چونکہ زمین خالی اور بنجر ویران تھی لہٰذا خوب گرد اور کنکریوں کی بارش ہوتی۔ ایک شام مغرب سے کچھ وقت قبل سرخ آندھی کا سخت طوفان آنا فاناً اٹھا ہر چیز کو اڑا رہا تھا۔ میرا سب سے بڑا بیٹا نعیم احمد طیب (جو اس وقت چھ سال کی عمر کا تھا) کو مغرب کی نماز سے کچھ قبل احاطہ بیوگان میں مقیم اپنی ایک بزرگ خاتون کریم بی بی صاحبہ خوشدامن برادرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مربی فلسطین کے لئے راشن کی کچھ اشیاء دے کر بھجوایا۔ عزیز ابھی تک احاطہ میں نہیں پہنچ پایا تھا کہ طوفان اٹد آیا اور وہ معصوم اس کی زد میں آگیا۔ دوسری طرف گھر کے تمام افراد خانہ سخت قلق اور گھبراہٹ میں مبتلا ہو گئے۔ ڈاک خانہ کی عمارت اس وقت احاطہ مستورات کے قریب ہی تھی۔ محترم بابو برکت اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر تھے۔ ان کی نظر بچہ پر پڑ گئی تو اس کو اپنے پاس بیٹھا لیا۔ اور طوفان کے تھمنے پر ہمارے گھر اطلاع بھجوائی اور ہماری جان میں جان آئی۔ اللہ ہمارے بابو صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کا بھی حامی وناصر ہو۔ آمین

الغرض ان ایام میں آندھیوں کے سخت طوفان آئے جس سے غبار کے بادل چھا جاتے اور بہت سے کچے مکانات کے پردوں کی دیواریں لپیٹ میں آجاتیں اور جھونپڑیاں وغیرہ عارضی رہائشی سامان اڑ جاتا۔ گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں شدید سردی ہوتی۔ ابتدائی تعمیر میں عام طور پر بنیادوں میں پہاڑوں کا پتھر اور بیرونی پردہ کی دیواروں میں بھی پتھر استعمال ہوتا جس کے آثار اب تک بھی موجود ہیں۔

لنگر خانہ

ابتداء میں لنگر خانہ فضل عمر ہسپتال کے مشرق میں واقع پہاڑی کے دامن میں کچی عمارت میں قائم ہوا پھر آبادی بڑھنے کے باعث وہاں سے بیت المبارک کے بیرونی صحن کے شرقی جانب منتقل ہوا۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی بطور ناظر ضیافت تھے۔ آپ کے بعد حضرت الحاج حکیم فضل الرحمان صاحب اور آپ کے بعد مرزا معظم بیگ صاحب افسر لنگر خانہ رہے.

جب آبادی زیادہ ہو گئی اور مہمانوں کی آمدورفت بڑھ گئی تو موجودہ دارالضیافت قائم ہوا جس میں اب تنوروں کے بجائے خودکلا مشینوں سے روٹی پکتی ہے۔

نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی

شہر کے آباد ہونے پر شہریوں کی عام ضروریات گورنمنٹ کے احکامات کی تعمیل اور تعمیر کے نقشہ جات کی منظوری وغیرہ کی سہولت کے لئے افسران ضلع سے نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کے قیام کی منظوری حاصل کی گئی جس کے صدر محترم مرزا عزیز احمد صاحب اور سیکرٹری محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تھے۔ جو اپنے دائرہ کار میں شہر کی عام ضروریات صفائی وغیرہ اور نقشہ جات کی منظوری کا خاص خیال رکھتے اور پبلک کے مفاد کے لئے کام کرتے۔ آبادی بڑھ جانے سے پہلے سال ٹاؤن کمیٹی بنی اور آج کل ٹاؤن کمیٹی ہے۔

بیوت الذکر کا قیام

پہلے تو کچی اینٹوں سے بیوت الذکر عارضی تعمیر ہوئیں جب پختہ اینٹوں کی بہتات ہو گئی تو سب سے پہلے بیت المبارک کی بنیاد رکھی گئی جس میں حضرت مسیح موعود کے رفقاء اور رفیقات کو بھی دعا کے لئے بلایا گیا اور بہت بھاری تعداد اس موقعہ پر جمع ہو گئی جن میں خاکسار کی والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ اور خالہ استانی برکت بی بی صاحبہ بھی شامل تھیں۔ اس موقعہ پر بھی حضرت المصلح الموعود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے ساتھ سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھا اور اجتماعی طور پر لمبی دعائیں کی گئیں۔ محترم حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی کی زیر نگرانی اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی رفاقت کا شرف حاصل تھا۔

بیت الناصر

یہ بیت مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال تحریک جدید کی مساعی سے انہی کی زیر نگرانی تعمیر ہوئی جو بیت الناصر کے نام سے مشہور ہے اور دارالرحمت غربی میں وسیع رقبہ پر ہے۔ علاوہ ازیں کچے کوارٹرز میں تعمیر شدہ کچی جامع بیت الذکر اور دارالرحمت کے اہالیان کے لئے ریلوے کوارٹرز والی جگہ پر کچی بیوت تعمیر تھیں۔ ریلوے کوارٹرز بننے کے باعث اس کی جگہ کوئی بیت نماز باجماعت کے لئے نہ تھی میں نے محلہ دارالرحمت کے احباب سے مشورہ کر کے شہر کے نقشہ میں پرائمری سکول کے لئے مختص جگہ میں سے تھوڑے سے رقبہ پر ایک چھوٹا کمرہ فوری طور پر تیار کروایا (کیونکہ سکول کے ساتھ بیت تو ضروری ہے) اس کمرہ کی تعمیر کے لئے پختہ اینٹیں اور شہتیر وغیرہ برادرم چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار نے دیئے اور دروازہ اور کھڑکی مستری عبدالرحیم نے دی۔ اس طرح نماز باجماعت کے لئے یہ عارضی کوٹھڑی تعمیر ہوئی جہاں اب دارالرحمت وسطی میں پرائمری سکول کے پہلو میں شاندار بیت النصرت تعمیر شدہ ہے۔

ربوہ کی آبادی ماشاء اللہ بڑھنے لگی اور محلہ جات میں آبادی کافی ہو گئی تو محلہ جات میں بیوت الذکر کے لئے جگہ کا مسئلہ دفتر کمیٹی آبادی کے ذریعہ حضور کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے مکرم ملک سیف الرحمان صاحب کی نگرانی میں محلہ جات میں بیوت الذکر کے لئے جگہ کی الاٹمنٹ کروائی دارالرحمت شرقی الف میں تقریباً پندرہ مرلہ کا ایک قطعہ مخصوص ہوا جس کے دو تہائی حصہ پر پہاڑی تھی۔ ہم سب اہل محلہ انصار، خدام اطفال نے وقار عمل کے ذریعہ اس جگہ کو ہموار کیا پتھر نکالے اور بیت الذکر تعمیر ہوئی جو اب ماشاء اللہ بیت البشیر کے نام سے خوبصورت عمارت ہے۔ بہرکیف اس طرح تمام محلہ جات میں بیوت الذکر تعمیر ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر لئے موجود ہیں۔

بازار

کچے کوارٹروں کے قریب ہی کچا بازار بھی تعمیر ہوا جس میں دودھ چائے۔ پنساری کی اشیاء گوشت، سبزی، بزازی کی دوکانیں اور حجام، موچی وغیرہ کی دوکانیں کھلیں۔ الغرض جملہ ضروریات زندگی یہاں مہیا ہوتی تھیں بعد میں نقشہ کے مطابق رحمت بازار اور گول بازار میں پختہ دوکانیں تعمیر ہوئیں۔

مقبرہ بہشتی

نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کے لئے الگ قبرستان تجویز ہوا جو "بہشتی مقبرہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں 1949ء میں سب سے پہلی موصیہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال دفن ہوئیں۔

حضرت اماں جان کے وصال پر خاندان مسیح موعود کے لئے ایک الگ قطعہ مخصوص ہوا جس کے اردگرد چاردیواری ہے۔

آج کا ربوہ

اوپر تو وہ حالات درج ہیں جن میں ربوہ کی آبادی کا آغاز ہوا جب نہ پینے کا پانی آسانی سے مل سکتا تھا اور نہ ہی کوئی سایہ دار درخت جہاں کوئی تھکا ماندہ شخص سایہ میں بیٹھ سکتا۔ آج اس پر پچاس سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس زمین کی جو بنجر اور ویران تھی کایا ہی پلٹ چکی ہے حضرت المصلح الموعود نے اس کے افتتاح کے موقع پر نہایت متضرعانہ حالت میں جو دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور کی تھیں ان کو کس قدر شرف قبولیت عطا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں آباد ہونے کے لئے سعید روحیں گروہ در گروہ آکر یہاں آباد ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مکینوں کو تمام نعماء وافر رنگ میں عطا فرمائیں۔ عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے کونے کونے پر بیوت الذکر تعمیر ہو گئیں۔ سارے شہر میں جو لمبائی میں تقریباً دو میل سے لمبا ہے اور چوڑائی میں ایک میل سے کم نہیں پختہ سڑکیں بن گئی ہیں پانی کے نل اور ٹیوب ویل لگ گئے۔ ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے دریائے چناب کے قریب میٹھے پانی کے لئے ٹیوب ویل نصب ہوئے اور پانی کے ذخیرہ کے لئے بڑی بڑی اونچی ٹینکیاں بن گئیں جن کے ذریعہ شہر کے تمام علاقوں میں پینے کا میٹھا پانی مہیا ہو رہا ہے۔

ڈاک، تار، ٹیلی فون، انٹرنیٹ، بجلی، سوئی گیس الغرض ہر انسانی ضرورت تو باحسن رنگ پوری ہے۔ جبکہ ابتداء میں ایندھن کی کمی ہوتی تھی اور اہالیان کی اکثریت ولایتی کیکر کی پھلیاں یا دریا کے علاقہ سے آنے والی پلچھی سے روٹی پکانے پر مجبور تھے۔

ہر قسم کے پھل آم، جامن، انار، امرود، مالٹے، کینو، سیب، گریپ فروٹ آڑو، گلگل، لیموں، کھجور، بیری نیز ہر قسم کی سبزیاں ربوہ کی سرزمین میں کاشت ہو رہی ہیں۔ پھلدار درختوں اور پھولوں کی پھلواڑیوں کے علاوہ سایہ دار درخت از قسم نیم، شیشم، کیکر، توت، سفیدہ وغیرہ موجود ہیں۔

تعلیم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان بھر میں صرف ربوہ شہر کو ہی یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے مکینوں میں سے قریباً سو فیصدی قرآن مجید پڑھے ہوئے ہیں اور تعلیمی لحاظ سے بھی ہمارا شہر ربوہ نمبر ایک پر ہے۔ شائد ہی کوئی فرد ایسا ملے جو پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو۔ بلکہ ربوہ کے مکینوں کی اکثریت بہترین تعلیمی ڈگریوں کی حامل ہے شہر میں سکول، کالج زنانہ و مردانہ موجود ہیں۔ اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ قائم ہے۔ جہاں کے فارغ التحصیل اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف رکھتے ہیں اور دنیا کے کناروں تک دعوت دین پہنچا رہے ہیں۔ مدرستہ الحفاظ بچوں کے لئے الگ اور بچیوں کے لئے الگ قائم ہے علاوہ ازیں کمپیوٹر ٹریننگ اور کمرشل کلاسیں موجود ہیں اس کے علاوہ خلافت لائبریری ہے جس میں دنیا کے تمام مذاہب اور علوم کی قیمتی کتب تقریباً ہر زبان میں موجود ہیں۔ جس سے نہ صرف اہل ربوہ ہی فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ سارے ملک سے علم کے متلاشی یہاں آکر اپنی ضرورت پوری کرتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔ لائبریری میں بچوں کے لئے الگ شعبہ ہے جس میں میٹرک تک کے طلبہ کے لئے ان کے معیار کی کتب موجود ہیں۔ اس طرح پوسٹ گریجوایٹ کلاسز کے لئے نصاب کی کتب دستیاب ہیں۔

نوجوانوں کی صحت قائم رکھنے کے لئے تمام ضروری اور مناسب کھیلوں، والی بال، فٹ بال، ہاکی، کرکٹ، میرو ڈبہ، ٹیبل ٹینس، بیڈ منٹن، کبڈی وغیرہ کے لئے میدان موجود ہیں اور تیراکی کی مشق کے لئے نہانے کا تالاب بھی۔

فضل عمر ہسپتال

تعلیم و تربیت کے علاوہ ساکنین ربوہ اور ماحول ربوہ کے لئے بلکہ پاکستان بھر میں بسنے والے لوگوں کے لئے علاج معالجہ کی ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔ جماعت کی طرف سے فضل عمر

ہسپتال قائم ہے جو کئی وارڈوں پر مشتمل ہے اور علاج کے لئے آپریشن تھیٹر موجود ہیں جن میں اعلیٰ قسم کی جدید مشینری نصب ہے الٹرا ساؤنڈ' ای سی جی زچہ بچہ کا وارڈ ایکسرے وغیرہ ہر قسم کی سہولت موجود ہے۔ ڈاکٹر اور عملہ صبح وشام مریضوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں قابل ڈاکٹروں کے اپنے اپنے الگ الگ کلینک شہر کے مختلف حصوں میں کھلے ہوئے ہیں۔

انگریزی اور دیسی ادویہ کے سٹور بھی قائم ہیں شہر میں ہومیو پیتھی طریق علاج کی سہولتیں میسر ہیں۔ گیارہ باضابطہ کلینک فری ہومیو علاج کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ کاروباری طبقہ کے لئے بینکوں کی سہولت موجود ہے تمام مشہور بینکوں' حبیب بینک' نیشنل بینک' یونائیٹڈ بینک' مسلم کمرشل بینک الائیڈ بینک کی شاخیں موجود ہیں۔

شروع میں تو کچے بازار میں معمولی دوکانیں ہوتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جگہ جگہ شاندار مارکیٹیں بنی ہوئی ہیں۔ پہلے سبزی چنیوٹ سے آتی تھی۔ لیکن اب ربوہ میں سبزی منڈی قائم ہے۔ گوشت بکرا' گائے مچھلی پولٹری فارم ہر قسم کا تازہ اور عمدہ گوشت میسر ہے۔ الغرض زندگی کی ہر سہولت اللہ تعالیٰ نے اہل ربوہ کو عطا فرمائی ہے اور وہ بھی ہر آن اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور ذکرواذکار اور پنجوقتہ نمازوں بلکہ شب کی نماز تہجد بھی باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور خدمت دین کے لئے اپنی تعلیم مکمل کرکے اپنی زندگیاں وقف کرتے اور دنیا کے تمام کونوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خدمت دین کے لئے مالی جہاد میں بھی ربوہ کا ہر فرد ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دھن میں رہتا ہے اور حصہ لیں بھی کیوں نہ؟ جبکہ اللہ تعالیٰ انہیں مال میں اس قدر فراخی عطا فرما رہا ہے۔ پھر بعض سرکاری سروے رپورٹوں میں پاکستان میں ربوہ کو خوشحال شہروں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

یہ سب کچھ اہل ربوہ کی اپنی صلاحیتوں کے باعث نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت المصلح الموعود کی ان متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت کے شرف سے ہے جو آپ نے تاسیس ربوہ کے موقع پر کی تھیں اور یہ شہر اللہ تعالیٰ کی زندہ ہستی ہونے کا زبردست زندہ ثبوت ہے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس شہر اور اس کے مکینوں کو ہمیشہ اپنی حفاظت اور امان میں خوش و خرم رکھے اور پہلے سے بھی بڑھ کر انعامات و اکرام کی بارشیں ان پر نازل فرماتا رہے اور خدمت دین اور اشاعت دین کے لئے سچا جذبہ اور عشق ان سب میں کوٹ کوٹ کر بھر دے اور ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی عمر میں بے حد برکت دے اور آپ کے ایام خلافت میں حضرت بانی سلسلہ کی پیشگوئیوں کے مطابق زیادہ سے زیادہ ترقیات سے بہرہ ور فرماتا رہے۔

☆......☆......☆......☆

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

ربوہ کو مثالی شہر بنانے کے لئے

روایات کی حفاظت کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کو ہر لحاظ سے وطن عزیز کا ایک مثالی شہر قرار دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ بقول ہمارے ایک واجب الاحترام بزرگ کے (اور یہ قول بڑا ہی سچا ہے) اگر عام ملکی حالات اور گردوپیش کے طوفان خیز ماحول کو دیکھا جائے تو ربوہ ایک پرامن اور پرسکون جزیرہ قرار پائے گا۔ ربوہ کی صحیح قدر اس وقت آتی ہے جب ہم یہاں سے باہر کسی اور شہر کی ہاؤ ہو کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ شہروں کے شور وغل' افراتفری اور پریشان کن بھاگ دوڑ اور ماحول کے بالمقابل اس شہر کی فضا ہر لحاظ سے سکون بخش اور محفوظ و مامون محسوس ہوتی ہے اور یہ کوئی معمولی نعمت نہیں۔ اس پر بہت شکر کرنا چاہئے اور اس کی قدر کرنی چاہئے۔

مزید کوشش کی ضرورت

جیسا کہ سب کو معلوم ہے اچھائی اور ترقی و بہتری کی منازل کے لحاظ سے خوب سے خوب تر کی ہر وقت گنجائش اور ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لئے سعی پیہم لازمی ہے۔ خاص طور پر جب معاشرے میں بدامنی اور نفسانفسی کی حالت عام ہو تو اپنے ماحول اور روایات کی حفاظت کرنا ذرا مشکل امر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم اہالیان ربوہ کو اپنے گردوپیش کے جائزہ کی طرف نسبتاً زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور اپنے معیار اور امتیاز کی حفاظت کے لئے بعض امور کے لحاظ سے مزید کوشش درکار ہے۔

باہم بھائی چارے کو مضبوط تر بنانا

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ ہماری جماعت اور شہر میں باہم بھائی چارے کی خاص تربیت کے نتائج ہر طرف دکھائی دیتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور اکرام پایا جاتا ہے۔ لیکن اس میں مزید اضافہ ہونا چاہئے اور دکھ سکھ میں شرکت پہلے سے بڑھ کر کرنی چاہئے۔

صفائی اور ستھرائی کا معیار

چونکہ ربوہ نسبتاً ایک چھوٹا شہر ہے اس لئے یہاں کے محلوں اور بازاروں کی کیفیت فوری طور پر نظر میں آجاتی ہے۔ سڑکوں اور پلاٹوں میں پھیلا ہوا کوڑا کرکٹ اور نالیوں کا گندہ پانی اچھے ماحول اور ذمہ دارانہ رویے میں کمی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مثلاً جن گھروں کے قریب ایک وسیع پلاٹ خالی ہے جس میں ذرا سی ہمت کرکے کچھ آگے جاکر سڑک اور تعمیر شدہ مکانوں سے ذرا فاصلے پر کچرا وغیرہ پھینکا جا سکتا ہے۔ لیکن بعض اوقات غیر ذمہ دار افراد اور خاص طور پر گھروں میں کام کرنے والی عورتیں پلاٹ کے بالکل کنارے پر یعنی برلب سڑک اور گھروں کے ساتھ ہی کوڑا کرکٹ ڈالنے کو ذرہ بھی برا محسوس نہیں کرتیں' جو کہ نہایت ہی قابل افسوس اور قابل اصلاح امر ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اس خالی پلاٹ میں گھر کا کوڑا کرکٹ اور سبزیوں پھلوں کے چھلکے وغیرہ پھینکنے والے حضرات چند دنوں بعد باری باری ان چیزوں کو آگ لگا کر تلف کردیں' تاکہ وہاں گندگی کے ڈھیر جمع نہ ہو پائیں؟

راستوں اور سڑکوں کا حق

ایک اور چیز جو نظروں میں کھٹکتی ہے وہ بعض نوجوانوں کا چوراہوں اور سڑک کے کنارے عادتاً کھڑے ہوکر محو گفتگو ہونا ہے۔ اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہمارا ہر بچہ اور ہر جوان اپنی ذمہ داریوں اور روایات کی پوری پوری پاسداری کرنے والا ثابت ہو۔ پھر سڑکوں پر بعض اوقات یہ نظارہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ چند بچے یا نوجوان عین سڑک کے بیچ گیند بلا کھیل رہے ہوتے ہیں۔ برلب سڑک کسی خالی پلاٹ یا میدان میں کھیلنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن عین سڑک کے درمیان اس طرح کی کھیل یقیناً ایک نئی "ایجاد" ہے جو سراسر منفی رنگ لئے ہوئے ہے۔ ہمارے شہر میں پختہ سڑکیں بڑی غنیمت ہیں لیکن آج کل سڑکوں کا معیار سب کے سامنے ہے۔ ہمارے ہاں سڑکیں بنانے والوں کی پہلے ہی بہت کمی ہے لہٰذا سڑکیں توڑنے والوں کا "شوق" قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ پھر کسی وقت بھی کوئی تانگہ' موٹر سائیکل یا گاڑی گذر سکتی ہے لہٰذا جان کی حفاظت کے نقطہ نظر سے بھی یہ بات سڑک پر کھیلنے والوں کے لئے ہرگز اچھی نہیں۔ اس طرح کی کھیل اور تفریح سے پرہیز ضروری ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

طب و صحت

رضوان احمد شاہد

اب سگریٹ نوشی ترک کردیں

سگریٹ نوشی کے نقصانات اور خطرات اب اتنے واضح ہوچکے ہیں کہ اس کو چھوڑ دینے سے آپ اپنی صحت۔ عمر کو بڑھا سکتے ہیں۔ اور وقت اور اپنی محنت سے کمائی ہوئی رقم بچا سکتے ہیں۔ اکثر لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ اگرچہ وہ یہ سب کچھ بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں لیکن سگریٹ نوشی ایک ایسی عادت بن چکی ہے جس کو چھوڑنا اب ان کے بس کی بات نہیں۔ لیکن ایسی بات ہرگز نہیں ہے۔ بنیادی طور پر آپ کو صرف ایک چیز کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہے قوت ارادی۔ اگر آپ پختہ ارادہ کرلیں تو پھر اس میں ضرور کامیاب ہوجائیں گے۔ ویسے اس کے علاوہ بھی بعض اور ایسی باتیں ہیں جو کہ آپ کو سگریٹ چھوڑنے میں ممد ثابت ہونگی۔ ان میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔

سگریٹ نوشی ترک کرنے کے چند طریقے

(1)۔ سب سے پہلے سگریٹ نوشی کرنے والے لوگوں سے اجتناب کریں۔ اس سے آپ کو سگریٹ پینے کی ترغیب (temptation) پیدا نہیں ہوگی۔ اور آپ کے سگریٹ نوشی کے ترک کرنے کا ارادہ کمزور نہیں پڑے گا۔

(2)۔ صبح کی سیر کرنے کو اپنا معمول بنالیجئے اور اس دوران گہرے اور لمبے سانس لینے کی عادت ڈالئے۔ یہ سیر لمبی ہونی چاہئے۔ اور کسی کھلی فضا والے باغ یا آبادی سے دور علاقے میں ہو تو بہتر ہے اگر یہ سیر صرف صبح کی بجائے زیادہ دفعہ کی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اس سے آپ کے پھیپھڑوں میں زیادہ تازہ اور آکسیجن سے پر ہوا پہنچے گی۔

(3)۔ زیادہ دیر تک بھوکے نہ رہیئے اس سے سگریٹ پینے کی اشتہا بڑھے گی۔ باقاعدگی سے کھانا کھانے اور چائے وغیرہ پینے سے آپ کو سگریٹ نوشی کی یاد کم آئے گی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضرورت سے زیادہ کھاتے رہیں اور بلاوجہ اپنا وزن بڑھانے میں لگے رہیں جو کہ فی ذاتہٖ ایک خطرناک بات ہے۔

(4)۔ اپنی خوراک میں سبزیوں اور پھلوں کو اولیت دیں اور گوشت اور بھنی ہوئی چیزوں کو کم استعمال کریں۔

(5)۔ سگریٹ اور سگریٹ سے متعلقہ تمام اشیاء کو تلف کردیں اور اپنی نظر سے دور رکھیں۔

(6)۔ اور سب سے ضروری اور آخری بات اس مشکل کام کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیجئے۔ اس سے دعا مانگئے کہ وہ قادر مطلق ہستی جس کے لئے کوئی بھی کام ناممکن نہیں آپ کو توفیق دے کہ آپ اس نیک اور فائدہ مند ارادے میں کامیاب ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کا حامی ومددگار ہو۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ (وکالت تبشیر ربوہ) کی اہلیہ محترمہ کا لندن میں گلے کا اپریشن ہوگیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔

○ مکرم احمد علی سراج صاحب (والد منور علی شاہد صاحب) ساکن لاہور بہت بیمار ہیں اور ان کی اہلیہ صاحبہ ضعیف ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم مولانا محمد احمد نعیم صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے پوتے اور چوہدری نذر محمد صاحب وڑائچ مرحوم کے نواسے مکرم شاہد منصور تاثیر ابن منصور احمد تاثیر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ مبشر سیال دختر مبشر احمد سیال صاحب آف جرمنی سے مبلغ -/50000 روپے حق مہر طے پایا۔ جس کا اعلان مورخہ 24۔ فروری 99ء کو برمکان منصور احمد تاثیر 14/16 دارالرحمت وسطی محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے کیا۔ لڑکی طرف سے ان کے ولی چوہدری غلام سرور صاحب آف لاہور نے ایجاب وقبول کیا۔ عزیز شاہد منصور تاثیر حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفقاء کے خاندان کا فرد ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے اور ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین

☆☆☆☆☆☆☆

داخلہ حفظ کلاس عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ

○ پرائمری پاس طالبات کا داخلہ قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے مورخہ 4۔ اپریل بروز اتوار بوقت 9 بجے ہوگا۔ طالبات کا انٹرویو لیا جائے گا۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ جانتی ہوں۔ طالبہ کے والدین ربوہ میں رہائش رکھتے ہوں۔ پرائمری پاس کا سرٹیفکیٹ یا ہیڈ مسٹرس کی تصدیق شدہ چھٹی پاس ہو۔ صحت اچھی ہو۔ طالبہ ذاتی طور پر حفظ کا شوق رکھتی ہو۔ ذہین ہو۔

مقام داخلہ: بیرکس خواتین۔ ربوہ

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی۔ ربوہ)

بازیافتہ گھڑی

○ کسی دوست کو ایک عدد گمشدہ زنانہ گھڑی ملی ہے جو انہوں نے دفتر صدر عمومی میں جمع کروائی ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب مربی سلسلہ کو 2۔ مارچ 99ء کو بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور انور نے شمائلہ سلیمان عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب کی پوتی اور میر عبدالرحیم صاحب کی نواسی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے (آمین)

گمشدہ کاغذات

○ مکرم محمد نواز صاحب آف جرمنی حال مقیم محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ کی کچھ نقدی اور ضروری کاغذات کہیں گر گئے ہیں۔ جس کسی کو ملے ہوں براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

☆☆☆☆☆☆

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے کا نام رامس اظہر سے تبدیل کر کے سروش اظہر کر دیا ہے۔ آئندہ سے اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

اسامہ اظہر
کوارٹر نمبر 156 صدر انجمن ربوہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹروں کی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

1۔ سرجیکل رجسٹرار۔ ایک آسامی۔ عمر تیس سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ انستھزیا رجسٹرار۔ ایک آسامی

ایسے ڈاکٹر صاحبان جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں 15۔ مارچ 1999ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال بنام ایڈمنسٹریٹر پہنچا دیں۔ سرجیکل رجسٹرار کے لئے سرجری میں اور انستھزیا رجسٹرار کے لئے انستھزیا میں ہاؤس جاب ضروری ہے۔ دوران خدمت ان کو گریڈ 6900-258-3804 کی ابتدائی تنخواہ اور ماہانہ مبلغ -/1000 روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر)

☆☆☆☆☆☆

گھڑی ملی ہے

○ ایک عدد گھڑی طاہر ہوسٹل کے قریب سے ملی ہے جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر دفتر الفضل سے حاصل کریں۔

بقیہ صفحہ 1

منددوں کو خون مہیا کیا گیا جن میں 800 غیر از جماعت افراد تھے۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے سنگ بنیاد رکھا جس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم سید محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، محترم مولوی محمد صدیق صاحب سابق لائبریرین خلافت لائبریری، محترم اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید، محترم کرنل ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال، و دیگر بزرگان نے اینٹیں رکھیں۔ آخر پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب اور ان کی مجلس عاملہ کے ارکان نے اینٹیں رکھیں۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی۔ بعد ازاں حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

یہ عمارت احاطہ دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ میں جنوب مشرقی کونہ میں تعمیر کی جا رہی ہے۔ تہہ خانے سمیت اس کی تین منزلیں ہوں گی اور یہ عطیہ خون کی تمام ضروریات پوری کرنے والے جدید ترین آلات سے لیس ہوگی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان رضاکارانہ بنیادوں پر اس مرکز عطیہ خون کا انتظام کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو نافع الناس بنائے اور بڑھ چڑھ کر خدمات بجالانے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 4 پر

ہیں۔ اس سے زیادہ سمجھنا چاہئے۔ غرض تقویٰ خواہش کی پیروی کا نام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کا نام ہے۔ اگر خدا کی فرمانبرداری میں انہیں کچھ مشکلات ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری زمین بڑی وسیع ہے۔ یہ اجازت نہیں کہ اپنے بادشاہ کے خلاف تلواریں لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ بلکہ ہجرت کر جاؤ۔ اور صبر سے کام لو۔ کیونکہ صابروں کو بغیر حساب دینے کا جو وعدہ ہے وہ پورا پورا دیا جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے کہ تو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بڑے خلوص کے ساتھ کروں اور اس کا فرمانبردار بنوں۔ جب خاتم النبیین کو یہ حکم ہے تو اور کون ہے جو عبادت سے مستثنےٰ ہو سکتا ہے۔ خدا کی کامل اطاعت و کامل فرمانبرداری کا نمونہ حضور کی ذات بابرکات ہے۔ اسی واسطے حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ کان خلقہ القران۔ یعنی قرآن میں جس قدر باتوں کے کرنے کا حکم ہوا ہے وہ آپ کرتے تھے۔ اور جس قدر باتوں سے منع کیا گیا ہے وہ آپ نہیں کرتے تھے۔ کیسا پاک نمونہ ہے جو ہمارے لئے موجود ہے اور جس نمونے کو تازہ کرنے کے لئے اس صدی پر بھی ایک مامور آیا اور یہی پاک تعلیم ہے جو قرآن مجید میں موجود ہے۔

۔ وام مارگی اگر شراب اور بے حیائی کی باتیں کرتے ہیں تو افسوس کی بات نہیں۔ کیونکہ ان کی تعلیم ہی ایسی ہے مگر (ہم) یہ کام کریں تو کتنے بڑے افسوس کی بات ہے کیونکہ قرآن کریم نے ان باتوں سے بڑی سختی سے روکا ہے خدا تو رسول کریم ﷺ کو فرماتا ہے کہ تو کہہ دے کہ اگر میں نافرمانی کروں تو میں خدا کے عذاب سے ڈرتا ہوں تو پھر اور کون ہے جو الٰہی عذاب سے باوجود نافرمانی سے بچ سکتا ہے پس تم گندوں کو چھوڑ دو اور ان سے یوں نکل جاؤ جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے جس طرح تم نے جمعہ کے دن ظاہری غسل کیا ہے اسی طرح اپنے باطن کو تمام آلائشوں سے صاف کرلو اور اپنی روح کو معطر۔ کیونکہ خدا قدوس ہے اس کے حضور پاکبازوں کے سوا کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ خدا تمہیں توفیق دے رسول کریم ﷺ کے پاک نمونے پر چلنے کی دین کی اتباع کی۔ خدا ہمارے اقوال وافعال کو ایک اور نیک کردے خدا ہم سے راضی ہو۔

(الفضل 3۔ ستمبر 1913ء)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 6

نوجوانوں کی توجہ کے لئے

کھیل اور مثبت تفریح ہمارے بچوں اور جوانوں کا حق ہے بلکہ ان کی صحت اور تندرستی کے لئے ضروری ہے۔ دوپہر کے بعد تعلیمی درسگاہوں سے گھر واپس لوٹ کر آپ کھانا کھاتے ہیں۔ اس کے کچھ وقت بعد آپ پڑھائی کریں اور پھر شام سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے کا وقت کھیل کود میں گذاریں۔ اس سے آپ کی جسمانی وذہنی تفریح بھی ہوگی اور مناسب ورزش بھی۔ لیکن ہر چیز میں توازن مدنظر رہے۔ یعنی صرف کھیل کے وقت ہی کھیل اچھی لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے مختلف طریقے اور درجے بھی اسے سمجھائے ہیں۔ دن بھر خاص پانچ وقتہ عبادت ہم سب پر فرض ہے۔ جس کی طرف سے کسی صورت میں غفلت نہیں ہونی چاہئے۔ آپ شام کو مناسب وقت پر کھیل اور تفریح ختم کر کے بیت الذکر پہنچنے کے اہتمام کو اپنا شیوہ بنالیں اور اس سلسلہ میں اوقات کی پوری پوری پابندی کریں۔ یہ عمل آپ کے لئے دینی و دنیاوی برکات کا موجب بنے گا۔ ہر محلہ میں بیوت الذکر میں بروقت حاضر ہونے کی اہمیت اور تربیت و تلقین کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ذیلی تنظیموں کی نعمت حاصل ہے۔ ہمارے ہر بچے اور نوجوان کو ان کے پروگراموں میں پوری بشاشت اور باقاعدگی سے حصہ لینا چاہئے۔ اس طرح آپ میں فرض کی لگن پیدا ہوگی اور تعاون اور نظم وضبط کا جذبہ بڑھے گا۔ یاد رہے کہ اطاعت تعاون اور تنظیم میں بڑی کامیابی اور بڑی طاقت ہے۔

→......☆......→

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 9- مارچ - گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
10- مارچ - غروب آفتاب - 6-15
11- مارچ - طلوع فجر - 5-00
11- مارچ - طلوع آفتاب 6-21

عالمی خبریں

روس چیچنیا کشیدگی

روس نے چیچنیا سے اپنے فوجی واپس بلالئے ہیں اور چیچنیا سے ملنے والی سرحد سیل کر دی ہے۔ دونوں ملکوں میں کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تازہ محاذ آرائی کا آغاز چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں ایک اعلیٰ روسی فوجی افسر کے اغوا کے بعد ہوا جسے حملہ آور نامعلوم مقام پر لے گئے۔ مغوی روسی فوجی افسر لاپتہ ہے۔ روس نے اغوا کا الزام چیچنین جانبازوں پر عائد کر دیا ہے۔

ترک ہیلی کاپٹر تباہ

کردوں نے ایک ترک فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا جس سے 20- ترک فوجی ہلاک ہوگئے۔ ترکی میں کرد باغیوں نے حکومت کے خلاف جاری اپنی جنگ تیز کر دی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ترک فوجیوں کے ایک قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا جس سے آٹھ فوجی ہلاک ہوگئے۔

خود مختاری نہیں آزادی

کوسوو لبریشن آرمی نے اعلان کیا ہے کہ انہیں خود مختاری نہیں بلکہ آزادی چاہئے۔ البانوی نژاد مسلمانوں کے فوجی لیڈر معاہدہ امن کو منظور کرنے یا نامنظور کرنے کے بارے میں ابھی کسی فیصلہ پر نہیں پہنچے۔

نیپال میں انفلوئنزا

نیپال میں انفلوئنزا کی وباء پھیل گئی ہے جس سے بچوں سمیت 90- افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں اکثریت بچوں کی ہے۔

عرب لیگ کا مطالبہ

عرب لیگ نے لیبیا کے خلاف پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ لیگ کے سیکرٹری جنرل عصمت عبدالمجید نے کہا ہے کہ لیبیا نے لاکربی کے معاملہ میں جس لچک دار رویے کا مظاہرہ کیا ہے اسے سراہا جانا چاہئے۔

اسامہ بن لادن کی کارروائیاں

اسامہ بن لادن کی قائم کردہ اسلامی تنظیم جی ایس پی سی کے درجنوں چھاپہ ماروں نے الجزائر کے ایک فوجی قافلے پر حملہ کر کے 16- فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ جھڑپ الجزیرہ سے 75 میل دور ہوئی۔ یہ تنظیم الجزائر میں فوج کے خلاف اسلامی انتہا پسندوں کی کارروائیوں میں مدد کرتی ہے۔

غبارہ بازوں کی مہم

غبارے پر دنیا کا چکر لگانے کی ایک اور مہم ناکام ہو گئی۔ غبارہ بازوں کو طوفان کے باعث بحرالکاہل کے سمندر میں اترنا پڑا۔ جاپانی فضائیہ نے غبارہ بازوں کی جان بچائی۔

چین کی امریکہ کو دھمکی

چین کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے الزام پر چین نے امریکہ سے تعلقات ختم کر لینے کی دھمکی دے دی ہے۔ چین کا یہ ردعمل اس وقت سامنے آیا جب تائیوان کو امریکہ کی طرف سے جدید میزائل فراہم کرنے کا اعلان ہوا۔

صدر خاتمی کی جیت

ایران کے صدر خاتمی کے حامیوں نے تہران میونسپل کونسل کی تمام 15- نشستیں جیت لیں۔

قطر کے پہلے بلدیاتی انتخابات

خلیجی ریاست قطر میں پہلے بلدیاتی انتخابات ہو رہے ہیں جن میں خواتین بھی حصہ لے رہی ہیں۔

ملکی خبریں

ہم بے قصور ہیں

سپریم کورٹ پر حملہ کیس میں ملوث مسلم لیگی اراکین اسمبلی نے سپریم کورٹ کے روبرو کہا کہ ہم بے قصور ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ سے سماعت کرنے والا بنچ بدلنے کی درخواست کی جو مسترد کر دی گئی۔ فاضل عدالت نے کہا کہ توہین عدالت کے ملزمان کو اپیل کا حق دینے والا آرڈیننس ختم ہو چکا ہے۔ اب درخواست دائر نہیں کی جا سکتی۔ کیس کی سماعت پرانے آرڈیننس کے تحت ہی ہوگی۔ فاضل عدالت نے کہا کہ ہم نے آئین کے تحفظ کا حلف اٹھایا ہوا ہے۔ آپ کو ہم پر اعتماد ہونا چاہئے۔ فاضل عدالت نے سماعت 28- اپریل تک ملتوی کر دی اور کہا کہ روزانہ سماعت ہوگی اور ایک ہفتہ کے اندر کیس نمٹا دیا جائے گا۔

فوج کام مکمل کر کے جائے گی

واپڈا کے فوجی چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل راؤ محمد اقبال نے واضح کیا ہے کہ فوج واپڈا میں کرپشن اور بجلی چوری ختم کر کے ہی واپس جائے گی۔ فوجی ٹیموں نے صدر وزیر اعظم اور 157- اراکان اسمبلی کے گھروں اور دفاتر کے میٹر چیک کئے ہیں۔ حکومت کا مکمل تعاون حاصل ہے۔ بجلی چوروں اور نادہندگان میں صرف 10- فیصد سیاستدان ہیں زیادہ تعداد صنعت کاروں کی ہے۔ دو ماہ میں ساڑھے تین ارب روپے وصول ہو چکے ہیں۔ گیارہ سو میگاواٹ لوڈ کم ہوا ہے۔

سندھ کے ساتھ زیادتی

سابق وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ خصوصی عدالتیں سندھ کے ساتھ زیادتی ہے۔ فیصلہ قانونی ہے مگر قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا ریکارڈ صاف ہے کوئی عدالت مجھے نااہل قرار نہیں دے سکتی۔ نواز شریف نے ہم سے انتقام لینے کے لئے قانون میں دو مرتبہ ترمیم کر کے خصوصی عدالتیں اور احتساب بیورو بنایا مگر ہمارے خلاف کوئی ثبوت نہ پیش کیا جا سکا۔ سوئس عدالتوں میں ابھی تک مقدمات نہیں چلے۔ مسلم لیگ میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی اتحاد کا مستقبل کا وزیر اعظم نامزد کرنے کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

عوام اور حکومت اپنی ذمہ داری نبھائیں

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ معاشرے کی ترقی کے لئے عوام اور حکومت اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ وسائل کی کمی کے باوجود اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ ملک کو اس حالت تک بینظیر نے پہنچایا ہے۔ بینظیر بھٹو تنقید سے پہلے ملک کی اقتصادیات کے بگاڑ میں اپنا کردار بھی یاد رکھیں۔ وزیر اعظم نے بھارت کی جنگی مشقوں اور دفاعی بجٹ میں اضافے سمیت کئی سوالوں کے جواب نہیں دیئے۔

اکھنڈ بھارت دفن ہو چکا ہے

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ایڈوانی سن لیں اکھنڈ بھارت ہمیشہ کے لئے دفن ہو چکا ہے۔ پاکستان آزاد ملک ہے ہمیشہ آزاد رہے گا۔ ایڈوانی کے بیانات اور پاک سرحد پر بھارتی فوجی مشقوں سے امن کوششوں کو نقصان پہنچے گا۔ تقسیم ہند دو قومی نظریے پر ہوئی تھی۔ یہ نظریہ آج بھی زندہ ہے۔ انہیں تبصرہ سے پہلے اپنے وزیر اعظم کے لاہور میں دیئے گئے بیانات یاد رکھنے چاہئیں۔

کراچی پولیس پر حملہ

کراچی میں پولیس پارٹی پر حملہ کے نتیجے میں متحدہ کے دو زیر حراست کارکن ہلاک ہوگئے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ فرید اور شمیم کو ایک روز پہلے گرفتار کیا گیا دونوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں۔ ایم کیو ایم کے فاروق ستار نے الزام عائد کیا ہے کہ فوجی عدالتوں کے خاتمہ پر وزیر اعظم نے جن متبادل طریقوں کا ذکر کیا تھا ان کا استعمال شروع ہو گیا ہے۔ یہ ماورائے عدالت قتل ہے۔

کراچی میں کاروباری سرگرمیاں

کراچی میں جرائم کم ہونے سے تاجروں کا اعتماد بحال ہو گیا ہے۔ کاروباری سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ آئی جی پولیس نے بتایا کہ 5- ہزار کانسٹیبل بھرتی کئے جائیں گے۔ خواتین پولیس فورس بڑھائی جائے گی۔

عوامی اتحاد ٹوٹنے کے قریب

عوامی اتحاد میں اختلافات مزید بڑھ گئے ہیں اور آئندہ 72- گھنٹوں میں اتحاد ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے عوامی تحریک کے سیمینار میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری نے مجھ پر جو الزامات لگائے ہیں اس کے بعد ان کے پروگراموں میں شرکت کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔

پرائمری تک مخلوط تعلیم

بچیوں کی تعلیم کی شرح میں بہتری کے لئے حکومت نے پرائمری کی سطح تک مخلوط تعلیم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پاک سری لنکا میچ ڈرا

لاہور میں پاکستان اور سری لنکا کا کرکٹ ٹیسٹ میچ ڈرا ہو گیا۔

موٹروے پر ڈاکے

موٹروے پر جنڈیالہ شیر خان کے قریب رات کے وقت ڈاکوؤں نے لاہور سے اسلام آباد جانے والی فیملی سمیت درجنوں افراد کو لوٹ لیا۔

مثالی نرسری سکول
کڈز وزڈم ہاؤس
Ph: 212745

ڈالر ریچ / پرو کرج ہاؤس
فارن کرنسی اور شیئرز کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ریکسی سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
44339
730288

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل
فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا